



## سوال

(178) رہن اور قرض میں جیسے ہوئے مال کی زکوٰۃ

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے ہزار روپیہ دے کر دس گھماؤ زمین رہن لی ہے، تو آیا اس ہزار روپیہ کی زکوٰۃ بعد حولانِ حول کے اس شخص پر فرض ہے کہ نہیں؟ عام رواج ہے کہ لوگ روپیہ دے کر زمین رہن لے لیتے ہیں اور مالک زمین جب تک روپیہ ادا نہ کرے، دس سال یا پندرہ سال ہوں ملتے سال کی زکوٰۃ روپیہ والا نہیں دیتا۔ کتنا ہے کہ میرے پاس روپیہ موجود نہیں ہے، کس چیز کی زکوٰۃ دوں اور زمین کا انتفاع کھاتا ہے۔ جب کچھ روپیہ جمع ہو جاتا ہے تو زمین رہن لے لیتا ہے غرض بعض ہزار کا دو لاکھ ہے بعض دو ہزار بعض تین ہزار کا، مگر زمین گروی لے جاتا ہے اور روپیہ کی زکوٰۃ ایک پستہ نہیں دیتا۔ اسی طرح ایک شخص نے دو تین سو روپیہ کسی سے قرض لیا ہے، قرض دیے کو سال گزر گیا، مگر روپیہ قرضائی نے ابھی نہیں ادا کیا، آیا اس شخص پر مقروض روپیہ کی زکوٰۃ بعد حولانِ حول کے فرض ہوگی یا نہیں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

دونوں مندرجہ سوال صورتوں میں سے پہلی صورت میں کسی گزشتہ سال کی زکوٰۃ دان (مرتن) پر اس دین کی بابت فرض نہیں ہے۔ اسی طرح دوسری صورت میں گزشتہ سال کی زکوٰۃ مقروض پر اس قرض کی بابت نہیں ہے۔ بلکہ پہلی صورت میں ہر سال مدیون (راہن) پر اور دوسری صورت میں مستفرض پر فرض ہے (بشرط یہ کہ راہن مذکور اور مستفرض مذکور صاحب نصاب ہوں اور نصاب پر حولانِ حول بھی ہو چکا ہو۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مذہب ہے، چنانچہ خود ان کی کتاب "کتاب الام" (طبع مصر) میں یہ مصرح ہے اور استدلال میں وہی اثر حضرت عثمان کا پیش کیا ہے، جس کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے موطا میں سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے:

"ان عثمان بن عفان کان یقول: بذاتہ زکاتہم فمن کان علیہ دین فلیؤدہ منہ حتی یسئل الموالم ثم یؤدہ منہ من الزکاة" [1]

بلاشبہ عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے تھے کہ یہ تمہاری زکوٰۃ کا مہینہ ہے لہذا جس کے ذمے قرض ہو، وہ اپنا قرض ادا کرے، تاکہ تمہارے اصل مال باقی رہ جائیں تو تم ان کی زکوٰۃ ادا کرو۔

کیونکہ اسے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر مدیون ادا نے زکوٰۃ کے وقت قبل اپنے اپنے ذمہ کے دین نہ ادا کیے رہیں گے، تو کل مال کی جو ان کے پاس موجود ہوگا، زکوٰۃ دینی پڑے گی، ورنہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پہلے ہی اس بات کو گوش گزار کر دینا بے فائدہ ٹھہرے گا۔ دائن یعنی مرتن کا یہ کہنا کہ روپیہ میرے پاس موجود نہیں ہے کس چیز کی زکوٰۃ دوں؟ بہت ٹھیک ہے اس روپیہ سے فائدہ تو اٹھائے مدیون اور زکوٰۃ فرض ہو دائن پر، کسی آیت یا حدیث سے اس کا ثبوت معلوم نہیں ہوتا، ہاں دائن جو زمین کا انتفاع کھاتا ہے، یہ بے شک ناجائز اور برا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔



[1] - موطا امام مالک (593)

حداماعندی والندرا علم بالصواب

## مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الزکاۃ والصدقات ، صفحہ: 354

محدث فتویٰ